٦/٧/١٤٣٠ھ
١٧ ـــــــــــ

٨٩/٢٨٢
الجواب صحیح (?)

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ھذا کے بارے میں

زید کے پاس ایک گاڑی تھی جس کی مالیت پانچ لاکھ روپے تھی۔ زید نے۔ دلبر کو ڈرائیور رکھا۔ دلبر اس گاڑی کے اوپر لوگوں کو گاؤں سے شہر لاتا اور لیجاتا تھا

ایک دن دلبر کے بھائی شفیع نے چابی اٹھائی اور گاڑی کو لیکر چلا گیا۔ شفیع مکمل ڈرائیور نہیں تھا شفیع سے یہ گاڑی ایک پہاڑ کی سے نیچے جا گری شفیع خود بھی ھلاک ہوگیا چار افراد اور بھی ھلاک ہوگئے۔ گاڑی مکمل تباہ ہوگئی

اب سوال یہ ھیکہ زید اپنی گاڑی کی قیمت دلبر سے جسکو ڈرائیور رکھا تھا وصول کرسکتا ہے یا نہیں

اسلام کی رو سے مدلل جواب عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی

فون نمبر ـ 0334.3353091 بندہ عبداللہ

مستفتی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ
دلبر ڈرائیور کو ماھانہ تنخواہ پر رکھا ہوا تھا۔
اور دلبر اپنے بھائی کو کو اس گاڑی پر ہی
ڈرائیونگ سکھاتا تھا۔ اور گاڑی کا استعمال
مالک کیطرف سے دلبر کے ساتھ ہی خاص تھا۔

جواب صفحے کی پشت پر
ملاحظہ فرمائیں۔

Scanned by CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامداً ومصلیاً

گاڑی کے مالک کی طرف سے گاڑی چلانے کا اختیار صرف دلبر کو ہی تھا تو دلبر کے لیے گاڑی چلانے کی اجازت شفیع کو دینا جائز نہیں تھا بالخصوص جب کہ وہ ڈرائیور بھی نہ تھا۔ لہذا شفیع سے گاڑی ہلاک ہونے کی صورت میں گاڑی کا ضمان دلبر پر آئے گا اور گاڑی کے مالک کا اپنے ڈرائیور دلبر سے ضمان کا مطالبہ کرنا درست ہے۔

(والثاني) وهو الأجير (الخاص) ويسمّى أجير وحد (وهو من يعمل لواحد عملا مؤقتا..... كمن استؤجر شهرا للخدمة أو) شهرا (لرعي الغنم) المسمّى بأجر مسمّى...... إذا شرط أن لا يخدم غيره ولا يرعى لغيره فيكون خاصا.......

(ولا يضمن ما هلك في يده أو بعمله) كتخريق الثوب من دقه إلا إذا تعمد الفساد فيضمن كالمودع، وتحت قوله: (ولا يضمن ما هلك في يده)، وفي جامع الفصولين: ولا يضمن لو هلك شيئ في سقي أو رعي ولو ذبحها الراعي أو الأجنبي ضمن.

(الدر مع الرد: كتاب الإجارة، مبحث الأجير الخاص ٩/ ١١٧-١٢٠، رشيدية)

قال: وإن دفع الراعي غنم رجل إلى غيره
فاستهلكها المدفوع إليه وأقر بذلك الراعي فإن
لصاحب الغنم أن يضمن الراعي.
(العالمگيرية: كتاب الإجارة، الباب الثامن والعشرون
٤/٥١٠، رشيدية)

وحكم أجير الوحد أنه أمين في قولهم جميعا حتى
ان ما هلك من عمله لا ضمان عليه فيه إلا إذا خالف
فيه والخلاف أن يأمره بعمل فيعمل غيره فيضمن ما تولد
منه حينئذ هكذا في شرح الطحاوي.
(الهندية: كتاب الإجارات، ٤/٥٠٠ رشيدية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٠/٦/٣٠ ه

الجواب صحيح
٢٢/٦/١٤٣٠ه

الجواب صحيح
٢٢،٦،٣٠ه

جامعة فاروقية